QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

مولانا عبد المجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریکی خدمات کا ایک جائزہ

An overview of Maulana Abdul Majeed Ludyanvi's Movement Services

1.Abida Ijaz
PhD scholar, Department of Islamic Studies, The Government Sadiq College Women University Bahawalpur.
https://orcid.org/0009-0006-4506-0914
2. Dr. Yasmin Nazir
Email: abidaijaz@gmail.com
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The Government Sadiq College Women University Bahawalpur
Email.yasmin.nazir@gscwu.edu.pk
ORCID.0000-0002-5029-0486

Abstract

Finality of Prophethood for Hazrat Muhammad (PBUH) is the most glorious aspect of Seerat-e-Muhammad (PBUB). It is the crown that is only for Risalah of Hazrat Muhammad (PBUH). Belief in finality of Prophethood for Hazrat Muhammad (PBUH) is the foundation of faith in Islam. The slightest defiance or denial of this fundamental is sufficient to cast one out of the fold of Islam, even one believes in Oneness of Allah and Prophet Muhammad (PBUH) as the messenger of Allah. The whole structure of Islam stands upon the strong pillar of Khatam-e-Nabuwwat, serving as the roots equally important as in the analogy of roots for trees; this is the reason that enemies of Islam and Muslims always attack this belief of Khatam-e-Nabuwwat to harm the whole structure of Islam.These dive need to work hard for this belief of Khatam-e-Nabuwwat in order to save our belief and Islam.Four important Muslim schools who worked significantly for the security of Khatame-Nabuwwat were moulana Muhammmad Ali Mongeri (RA), Moulana Syed Muhammad Anwarr shah Kashmiri (RA), Moulana Shah Abdul Qadir Roy Puri (RA) and Moulana Muhammad Ali Jalindhri (RA). They always made their movement for this sacred purpose successful, working through a regular and strategic way.Moulana Abdul-Majeed Luhdyanvi (RA) too got this cult of sacred purpose from his respect teacher and scholar Hazrat Shah Abdul Qadir Roy Puri (RA). He had unmatched esteem for pioneer of Majlis-e-Khatam-e-Nabauwwat, Hazrat Moulana Syed Ataullah Shah Bukhari (RA) and Moulana Muhammad Ali Jalindhri (RA), that is why followed their way of work for the security of belief in Khatam-e-Nabuwwat. He considered the offer to be the part of Majlis-e-Khatam-e-Nabuwwat a good work for himself and wrote a thankful letter to Majlis.

***Keywords**: Khatam-e-Nabuwwat, Prophethood, messenger, unmatched esteem.*

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

تمہید

سیرت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سب سے روشن پہلو ختم نبوت ہے۔ یہ وہ تاج ہے جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علاوہ کسی کو نہیں ملا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا ہی اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو مانتا ہو اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نبی بھی مانتا ہو مگر آخری نبی نہ مانتا ہو تو اس کا اسلام اللہ کے ہاں قبول نہیں۔ یہ اتنا بنیادی عقیدہ ہے۔ اور یہی عقیدہ اسلام کی بنیادی جڑ ہے۔ اسی طرح اگر کسی درخت کی جڑ کاٹ دی جائے یا کسی عمارت کی بنیاد کھوکھلی کر دی جائے تو وہ قائم نہیں رہ سکتے۔ ایسے ہی جب باطل نے دین اسلام کو نقصان پہنچانا ہو تو وہ اسلام کی جڑ یعنی عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔

اس لیے اس بنیادی عقیدہ پر بہت زیادہ محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ عقیدہ محفوظ ہے تو ہمارا ایمان محفوظ ہے۔ ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تحفظ کے کام کے ارکان اربعہ جن پر اس کام کی عمارت قدرت نے کھڑی کی۔ ان میں مولانا محمد علی منگیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ شامل تھے۔ انہوں نے اپنے اپنے ادوار میں منظم اور تحریکی انداز میں تحفظ ختم نبوت کو ہمیشہ کامیاب کیا۔

مولانا عبد المجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے ختم نبوت کا مزاج ملا۔ آپ مجلس ختم نبوت کے بانی رہنما حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے دل و جان سے فدا بھی تھے اور ان کے کام کی پیروی کرنے والے تھے اسی لیے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مجلس شوریٰ کا رکن بننے کی اطلاع موصول ہوئی تو آپ نے ختم نبوت کے کام کو کرنا اپنے لیے عظیم سعادت سمجھا اور تشکرانہ خط بھی لکھا۔

آپ تھے اس دور میں ختم نبوت کے نقیب
کرتے تھے متنبیوں کا وہ تعاقب ہر کہیں

مولانا کا عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عقیدت و محبت بے مثال ہے۔ آپ کا زہد و تقویٰ اور اعلیٰ صلاحیتیں اور عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عشق اور رد قادیانیت کا کام آپ کو اپنے اکابرین سے وراثت میں ملا ہے کہ آپ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف معمولی سی بات کو بھی بہت سختی سے پیش آتے تھے۔

ایک دفعہ ایک اجتماع جامعہ اشرفیہ لاہور میں مولانا عبد الکریم کلاچی والے تقریر فرما رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اور بھی بڑے بڑے علماء موجود تھے۔ مدرسہ مظاہر العلوم انڈیا سے بھی مفتی صاحب شرکت فرما تھے۔

"مولانا عبد الکریم نے اپنی تقریر کے دوران اپنے پیر المشائخ جو کہ افغانستان کے مجددی خاندان کے ایک بزرگ ملا شور بازار کے نام سے مشہور تھے کے متعلق کہا کہ اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہو چکا ہوتا تو یہ شخص نبی ہوتے۔" یہ الفاظ سنتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے نہ رہا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً کھڑے ہو کر کہا کہ اپنے الفاظ واپس لے لو۔ یہ کیا کہہ رہے ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد یہ مرتبہ صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔(1)

سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے

"لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ"(2)

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا"

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اگر کوئی ایسے الفاظ کہے تو ہم ماننے کے لیے تیار نہیں تو مولانا عبد الکریم صاحب کہنے لگے کہ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ ایسے فرماتے تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً کہا کہ حضرت بنوری کو کیا معلوم کہ یہ شان کس کی ہے۔ نبوت کی استعداد کس میں ہے؟ یہ بات تو اللہ اور اس کے رسول جانتے ہیں۔

"اللّٰهم أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ"(3)

"اللہ بہتر جانتا ہے کہ پیغمبری کا کام کس سے لے"

یہ بات سن کر مقرر خاموش ہو گئے اور کچھ نہیں بولے۔ بعد میں انڈیا سے آئے ہوئے مفتی صاحب، مولانا سلیم اللہ خان اور بڑے بڑے حضرات سب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جرات پر مبارک باد دی اور کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بروقت گرفت کی ہے ورنہ اس طرح کی چھوٹی لغزشوں پر بعد میں بہت زیادہ صفائیاں دینی پڑ جاتی ہیں اور فتنہ بن جاتی ہیں۔(4)

تحریک ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم:

1974ء کی تحریک ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم جامعہ اسلامیہ باب العلوم کو ملک بھر میں شہرت نصیب ہوئی۔ اس تحریک میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا عبد الرؤف ربانی اور دیگر طلباء کی پر جوش شمولیت پر خوب حوصلہ افزائی کی۔ تحریکی جلسوں میں باب العلوم کے طلباء ختم نبوت کے حوالے سے تقاریر کرتے۔ چونکہ تحریکیں مدارس کے طلباء کے لیے نقصان کا باعث ہوتی ہیں۔ لیکن اس تحریک کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طلباء کے لیے کوئی رکاوٹ کھڑی نہ کی۔(5)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن شوریٰ:

قادنیت کے خلاف جدو جہد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علاقائی اعتبار سے بھی ورثہ میں ملی۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں پر سب سے پہلے کفر کا فتویٰ علماء لدھیانہ نے لگایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھی ضلع لدھیانہ سے تھا۔ تاریخ اپنے

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

آپ کو دہراتی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ عالمی مجلس ختم نبوت کی کانفرنسوں میں شرکت فرماتے تھے۔1985ء میں ختم نبوت کانفرنس لندن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شرکت فرمائی۔ چناب نگر میں ہونے والے ختم نبوت کے کورسز میں لازمی طور پر شرکت فرماتے تھے۔ آپ کے اس عاشقانہ برتاؤ اور میلان طبع کو سامنے رکھ کر آپ کو شوریٰ کا رکن بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔(6)

رکنیت ملنے پر جوابی خط:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مجلس شوریٰ کا رکن بننے پر اطلاع کا خط موصول ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً اپنے قلم سے دو صفحات کا خط مجلس تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تحریر کیا۔

"السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

ملفوف موصول ہو کر باعث شرف ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جب سے ہوش سنبھالا ہے اکابر دیوبند کا شیدائی ہوں۔ اس مسلک کی ہر جماعت سے ذہنی وابستگی ہے لیکن مجلس تحفظ ختم نبوت سے سب سے زیادہ جذباتی تعلق ہے۔ عملاً درسگاہی ہوں کسی جماعت میں شامل ہو کر میدان میں کام کرنے کا موقع نہیں ملا۔ زندگی کے آخری ایام میں اگر عملاً بھی اس جماعت میں شرکت ہو جائے تو سعادت سمجھتا ہوں۔ ہر خدمت کے لیے تیار ہوں۔"وما توفیقی الا باللہ"!

آپ کے مکتوب میں یہ جملہ "شہید ختم نبوت حضرت محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ عبد المجید لدھیانوی کو متعین کیا گیا ہے۔"زاغوں کے تصرف میں عقابوں نشیمن کا مصداق ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بزرگوں کے حسن ظن کو اپنے لیے فال سمجھتا ہوں۔"(7)

"آئینہ قادیانیت" کی وفاق کے نصاب میں شمولیت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 26اپریل 2001ء کو مجلس شوریٰ کے پہلے اجلاس میں شرکت فرمائی۔ اس اجلاس میں ایک اہم فیصلہ کیا گیا کہ "آئینہ قادیانیت" کتاب کو وفاق المدارس کے نصاب میں شامل کروایا جائے اور اس کام کے لیے سید نفیس الحسینیرحمۃ اللہ علیہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے دو رکن تھے۔ ایک مولانا مفتی نظام الدین شامزئی اور حضرت مولانا عبد المجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس اہم کام کے لیے سر توڑ جدوجہد فرمائی اور اللہ کی کرم نوازی سے وفاق المدارس کے نصاب میں "آئینہ قادیانیت" شامل ہو گئی(8) اور درجہ عالیہ میں اس کا امتحان لینے کا بھی فیصلہ ہوا۔

اجلاس میں شرکت:

جب سے آپ مجلس کے رکن بنے وفات تک ایک بھی اجلاس سے غیر حاضری نہیں فرمائی۔ باضابطہ طور پر اجلاس میں شرکت فرماتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ختم نبوت کے تحریکی کام کے لیے کس طرح جوش اور ولولہ

کے ساتھ متحرک رہے۔(9)

خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ انتقال:

5 مئی 2010 کو خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کا سانحہ پیش آیا۔ اس وقت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر نائب امیر تھے۔ مجلس کے تمام ارکان اس سوچ و بچار میں تھے کہ تحریک کی قیادت اب کس کے سپرد کی جائے تو مجلس کے نائب امیر اور خواجہ صاحب کے سجادہ نشین حضرت مولانا عزیز احمد صاحب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام پیش کیا جسے تمام ارکان نے تحسین کی نظر سے دیکھا۔(10)

بحیثیت امیر مرکزیہ:

سن 2010ء میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں شیخ الحدیث عبد المجید لدھیانوی کا نام مرکزی امیر کے طور پر پیش کیا گیا جسے تمام اراکین نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ یو آپ رحمۃ اللہ علیہ 15 اکتوبر 2010ء کو عالمی مجلس ختم نبوت کے ساتویں امیر منتخب ہوئے۔(11) آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حج کی ادائیگی کے لیے حجاز مقدس تشریف لے گئے تھے۔ اس عہدہ پر فائز ہونے کی اطلاع آپ کو مدینہ منورہ دی گئی تھی۔

امیر مرکزیہ کے طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پیغام:

چونکہ اس عظیم موقع پر آپ سفر حج کے باعث خود تو اجلاس میں شریک نہ ہو سکے اس لیے مفتی ظفر اقبال نے آپ کا پیغام جو تحریری شکل میں تھا پڑھ کر تیسویں سالانہ کانفرنس کے شرکاء کو سنایا(12)۔"سب سے پہلے آپ نے تمام شرکاء کرام کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور تمام شرکاء کے لیے اللہ رب العزت کے ہاں قیامت کے دن اس کی رحمت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت نصیب ہونے کی دعا فرمائی۔ آپ نے اس بات کا یقین دلایا کہ تحفظ ختم نبوت کے امراء حضرات مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ تک عالمی ختم نبوت کی پالیسی اور طرق عمل کی روشنی میں اس عظیم سفر کو جاری رکھنا ہم سب کے لیے سعادتوں کا باعث ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تحفظ کے لیے جد وجہد کرنا ایک مقبول عبادت ہے۔ اس میں سستی سے اجتناب کرنا چاہیے اور تمام دینی جماعتوں کے ساتھ احترام کرنا چاہیے اور تمام مسالک کے ساتھ رابطہ کر کے اپنے کام کو آگے بڑائیں۔ ان شاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

حرمین شریفین میں حاضری کے باعث میں اس مرتبہ کانفرنس میں شریک نہ ہو سکا میں آپ حضرات کے پاس اس وقت موجود نہیں ہوں لیکن مدینہ طیبہ کے مقبول اعمال کی ہر دعا میں ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء کو کبھی نہیں بھولا۔ میں غائبانہ آپ حضرات کی دارین کی کامیابیوں کے لیے دعا گو ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ آپ سب حضرات بھی اپنی دعاؤں

میں مجھے یاد رکھیں گے۔ حق تعالیٰ ہم سب کے حامی وناصر ہوں۔(آمین)"(13)

صدر جماعت کی حیثیت:

صدر جماعت کی حیثیت سے جب بھی کوئی اہم مسئلہ ہوتا تو اخبارات میں آپ کی طرف سے بیان ضرور آتا۔

بنیادی دستور میں ترمیم:

آپ کے دورِ امارت میں مجلس عمومی نے دستور میں درج ذیل ترمیم کی۔

(1) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ مستقل ہو گی جو مرکزی امیر کا انتخاب کرے گی وہ انتخاب تین سال کے لیے ہو گا۔

(2) مجلس منتظمہ درج ذیل عہدیداروں امیر، دونائب امیر، ناظم اعلیٰ، ناظم دفتر، ناظم مالیات، ناظم تبلیغ، ناظم نشر واشاعت پر مشتمل ہو گی۔

(3) مرکزی شوریٰ کے ارکین کی تعداد زیادہ سے زیادہ اکیس ہو گی۔ منتظمہ کے اراکین بحیثیت عہدیدار شوریٰ کے رکن تصور کیے جائیں گے۔

(4) شوریٰ کا اجلاس سال میں کم از کم ایک مرتبہ ہو گا۔(14)

(لولاک جمادی الثانی1432ھ مئی2011ء)

ختم نبوت کانفرنس:

آغاز سے ہی عالمی مجلس ختم نبوت عوام کو قادیانیت کے مکروفریب سے بچانے کے لیے کانفرنسز کا اہتمام کرتی چلی آ رہی ہے۔ حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں بھی اس سلسلہ کو ترقی دی گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں اس کو اور وسعت دی گئی۔ ہر سال معمول کی کانفرنسوں کے علاوہ بین الاضلاعی کانفرنسوں کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا۔ جس میں آپ خود شرکت فرماتے تھے۔ اگر صحت اجازت دیتی تو کہیں کہیں بیان بھی فرماتے۔ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں بھی دو سال آپ کے بیان ہوتے رہے۔ جو کانفرنس کا نچوڑ ہوتے اور آپ اپنے رفقاء جماعت اور کارکنوں کی مکمل رہنمائی فرماتے۔(15)

ختم نبوت کورسز:

ختم نبوت کورس کا سلسلہ بھی جماعت کے آغاز سے چلا آرہا ہے۔ سب سے بڑا کورس چناب نگر میں ہوتا ہے۔ آپ رکن کے طور پر بھی اور امیر جماعت کی حیثیت سے بھی چناب نگر کورسز میں تشریف لاتے۔ بیان فرماتے اور اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات بھی آپ کے ہاتھ سے دلوائے جاتے۔ اس کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں میں تین روزہ، چار روزہ، پانچ روزہ یا ہفت روزہ شارٹ کورسز بھی منعقد ہوتے رہے ہیں۔ آپ کے دور میں ان کورسز کو مزید ترقی

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

دی گئی۔(16)

آپ کے دور امارت میں ختم نبوت جماعت نے بہت ترقیاتی کام کیے۔ ختم نبوت کانفرنسوں کا جال پورے ملک میں بچھا دیا گیا۔ یکم فروری 2015ء کو ملتان میں وفاق المدارس کا ایک سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ دوران سیمینار دل کا دورہ پڑنے سے آپ اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ وفات کے بعد آپ کے جسد خاکی کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ ملتان میں لایا گیا۔(17)

آپ کی وفات کے بعد آپ کے قائم مقام امیر حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر کو بنادیا گیا اور نائب امیر حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی جانب سے اعلان کیا گیا کہ ہم قادیانیت کے خلاف آئینی و قانونی فیصلہ جات کو کسی صورت میں تبدیل نہیں کریں گے اس کے لیے ہمیں کتنی عظیم قربانی کیوں نہ دینا پڑے۔

ختم نبوت کانفرنس برطانیہ میں شرکت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر منتخب ہوئے تو تمام جماعتی احباب کا اصرار تھا کہ آپ برمنگھم کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کے لیے ضرور تشریف لے جائیں کیوں کہ خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کانفرنس میں شرکت اور سرپرستی کرتے تھے۔ اس کانفرنس کی ابتداء کا پس منظر کچھ اس طرح ہے کہ جب صدر ضیاء الحق نے اپریل 1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس میں قادیانیوں کو مسلمان کہلانے، اذان دینے، اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کا نام دینے اور اسلامی شعائر و اصطلاحات استعمال کرنے پر پابندی لگادی تو اس وقت قادیانیوں کا سربراہ مرزا طاہر پاکستان سے بھاگ کر لندن میں پناہ گزین ہوا اور وہاں اپنا مرکز بنالیا تو اس کے تعاقب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی اپنا دفتر لندن میں قائم کیا اور اگست 1985ء میں لندن کے ریمبلے ہال میں پہلی ختم نبوت کانفرنس لندن قائم کی جس میں پوری دنیا سے آئے بڑے بڑے علماء کرام نے شرکت کی تھی۔ ابتداء میں یہ کانفرنس پہلے تین سال لندن میں رہی۔ پھر برمنگھم میں منتقل ہوگئی۔(18)

آپ رحمۃ اللہ علیہ 15 جون 2012ء کو اپنے رفقاء سفر کے ساتھ پی۔ آئی۔ اے کی فلائٹ سے لندن روانہ ہوئے۔ 24 جون 2012ء کو یہ ستائیسویں کانفرنس ہونی تھی۔ 22 جون 2012ء کو آپ جمعہ کے دن برمنگھم پہنچے۔ کانفرنس کی ترتیب چونکہ سارا سال سے بنی ہوتی ہے اس لیے مختلف علاقوں سے شرکت کرنے والے علماء دو، تین روز قبل برمنگھم پہنچ کر آس پاس کے علاقوں میں کانفرنس کی کامیابی کے لیے محنت کرتے ہیں۔(19)

مختلف مساجد میں جمعہ کے بیانات میں مسئلہ ختم نبوت کو اجاگر کیا جاتا ہے اور یوں پورے انگلینڈ میں یہ جمعہ "یوم تحفظ ختم نبوت منایا جاتا ہے۔" فتنہ قادیانیت کے متعلق آگاہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا

" فتنے تو بہت ہیں اس میں کوئی شک نہیں لیکن یہ فتنہ قادیانیت اس کو سب سے زیادہ خطرناک اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

اس میں دھوکہ بہت زیادہ ہے۔ سکھ آپ کو سکھ بن کر آپ کے راستے سے نہیں ہٹا سکتا۔ ہندو آپ کو ہندو بن کر کبھی راستے سے نہیں بھٹکا سکتا۔ اسی طرح یہودی، عیسائی آپ کے راستے سے آپ کو پھسلا نہیں سکتے۔ لیکن یہ قادیانیوں کا طبقہ ایسا ہے جو مسلمانوں میں مسلمان بن کر گھسنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے دھوکہ دیتا ہے اور صحیح راستے سے بھٹکاتا ہے"۔(20)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا مقصد بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آپ سب کو اس لیے متنبہ کیا جاتا ہے کہ خود بھی ہوشیار رہیں اور آنے والی نسل کو بھی اس سلسلہ میں ہوشیار رکھیں۔ اجتماعی زندگی اختیار کریں اور انفرادیت سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر طرح کے فتنوں سے محفوظ رکھے گا۔(ان شاءاللہ)

کانفرنس میں خطاب کے دوران آپ نے یہ بات زور دے کر کہی کہ اپنے ایمان کی حفاظت کرو اور ایمان کی حفاظت عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت سے ہوگی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کا مکمل تعارف ہمارے علماء کروا چکے ہیں۔ ان کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو نمایاں کر دیا ہے۔ جیسے سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیش گوئی ہے کہ میرے بعد کذاب آئیں گے تو واقعتاً مرزا اپنے قول و فعل کے اعتبار سے جھوٹا ہے۔ مرزا غلام احمد سے عقیدت رکھنے والے لوگ صرف اس کے سچا یا جھوٹا ہونے کی بات کو ہی لے لیں تو بات واضح ہو جاتی ہے۔ اب تو قادیانیوں کو اسمبلی اور عدالت بھی کافر قرار دے چکی ہے۔ آج مرزائیت دلیل سے نہیں چل رہی بلکہ یہ دلیل کے ہر میدان میں شکست کھا چکے ہیں۔ اب انہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو مادی وسائل کا، ملازمتوں کا اور غیر ملک بھجوانے کا لالچ دے کر ایمان لوٹنے کا طریقہ اختیار کیا ہوا ہے۔ قادیانیوں کو صرف مدارس و مساجد والوں نے کافر نہیں قرار دیا بلکہ روئے زمین پر کسی بھی عدالت نے ان کو مسلمان قرار نہیں دیا۔ ہر عدالت نے کہا ہے کہ یہ مسلمان قوم نہیں ہیں۔ یہ مسلمانوں سے الگ ہیں۔(21)

اس کانفرنس میں آپ نے یہ بات زور دے کر فرمائی کہ اگر ہم اپنے بچوں اور دوست احباب کو جس طرح کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" یاد کرواتے ہیں اس کے ساتھ اگر یہ دو چار الفاظ بھی یاد کروادیں۔

"قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انا خاتم النبین لا نبی بعدی"(22)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"

تو ان سارے فتنوں کا اس ایک جملے کے ساتھ صفایا ہو جاتا ہے۔

مولانا عبد المجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی کو ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حفاظت کے لیے اوّلین ترجیح دی۔ یہاں پر مختصراً طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے اعلیٰ اور بے مثال کردار و عملاً اصطلاحات کو زیر بیان کیا گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں خود کو مجلس تحفظ ختم نبوت کا پابند بنایا اور امیر جماعت کا فرض بخوبی نبھایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تحفظ ختم نبوت کے بے باک قائد اور سرپرست تھے۔ مختصر یہ کہ ختم نبوت

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

کے تحفظ اور ردِّ قادیانیت کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گراں قدر خدمات آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اس خدمت کی بدولت آپکو عوام الناس میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی اور آپ کا حلقہ احباب اس قدر وسیع تھا کہ اپ سے ملنے کہ لئے زائرین کا ہجوم جمع رہتا۔ کیونکہ آپ سچے عاشق رسول ﷺ تھے۔

مصادر و مراجع

1 ۔ منیر، احمد ریحان، ملفوظات حکیم العصر، کہروڑپکا، مکتبہ الجنتہ کہروڑپکا، پاکستان، ص140
2 ۔ ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، سنن ترمذی، بیروت، دار الفکر، 1414ھ، حدیث نمبر:3686
3 ۔ سورۃ الانعام(6):124
4 ۔ منیر احمد ریحان، ملفوظات حکیم العصر، ص147
5 ۔ اسماعیل شجاع آبادی، مولانا، حکیم العصر نمبر، (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان) ص393
6۔ اللہ وسایا، مولانا تذکرہ حکیم العصرؒ، عالمی ختم نبوت ملتان پاکستان، ص180
7 ۔ ایضاً، ص179
8 ۔ ایضاً، ص181
9 ۔ ایضاً
10 ۔ اسماعیل شجاع آبادی، مولانا، حکیم العصر نمبر، ص395
11 ۔ ایضاً، ص395
12 ۔ اللہ وسایا، مولانا تذکرہ حکیم العصرؒ، ص183
13 ۔ ایضاً
14 ۔ اسماعیل شجاع آبادی، مولانا، حکیم العصر نمبر، ص399
15 ۔ ایضاً، ص400
16 ۔ ایضاً
17 ایضاً
18 ۔ اللہ وسایا، مولانا، تذکرہ حکیم العصرؒ، ص281
19 ۔ ایضاً، ص283
20 ۔ ایضاً، ص284
21 ۔ ایضاً، ص287
22 ۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع ترمذی، حدیث نمبر:2219